سوال

(657) کیا لگاتار سر کے بال منڈوانا جائز نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ لگاتار تین مرتبہ سر منڈوانے والا شخص واجب القتل ہوجاتا ہے ۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح بیان کریں کہ کیا یہ بات درست ہے ؟ سر منڈوانا ناپسندیدہ عمل ہے یا پسندیدہ ؟ لگاتار سر منڈوانا کیسا ہے ؟ قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کے علاوہ چاروں فقہی مسالک کا نقطہ نظر بھی ضرور بیان فرمایئے ۔ اگر کوئی مسلک اُسے ناپسندیدہ قرار دیتا ہے اور حدیث میں اس کی کراہت ثابت نہیں تو اس مسلک کی دلیل بیان کریں کہ وہ کیوں اُسے قابلِ کراہت کہتا ہے ۔ (محمد رفیع اسد ۔ پتوکی) (۹ جنوری۲۰۰۴ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سر منڈوانا کسی کراہت (ناپسندیدگی) کے بغیر جائز ہے اس میں کوئی کلام نہیں ۔ جو شخص کہتا ہے کہ تین دفعہ سر منڈوانا والا واجب القتل ہے وہ شریعت سے ناواقف اور جاہل ہے ۔ متعدد احادیث سے سر منڈوانے کا جواز ثابت ہے ۔ مثلاً

جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو تین راتوں کے بعد آپﷺ نے ان کے بچوں کے سر منڈوائے ۔ فرمایا : ’اُدْعُوالِی الْحَلَّاقَ فَامَرَهُ فَحَلَقَ رُؤُسَنَا‘ (سنن ابی داؤد، بَابٌ فِی حَلْقِ الرَّأْسِ، رقم:۴۱۹۲)

نبیﷺ نے جب غسل جنابت میں کوتاہی پر تنبیہ سنائی اور وعید دلائی تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''اس وقت سے میں اپنے سر کا دشمن بن گیا ۔ تین باران کلمات کو دہرایا ۔ راوی نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ اپنے سر کے بال کاٹ ڈالتے تھے ۔

صاحب ''عون المعبود'' فرماتے ہیں :

’وَاسْتُدِلَّ بِحَدِيْثِ عَلِيٍ بِہٰذَا جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ وَلَوْدَوَامًا وَيَدُلُّ عَلٰی جواز حلق الراس حديث بن عمر اَن النبی رَأٰی صَبِيًّا حَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهٖ وَتَرَكَ بَعْضَهٗ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اِحْلِقُوْا كُلَّهٗ اَوِاتْرُكُوْا كُلَّهٗ‘ (صحیح مسلم، بَابُ كَرَاہَةِ الْقَزَعِ، رقم:۲۱۲۰)

''حضرت علی کی اس حدیث سے سر کے بال منڈوانے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے ، اگرچہ کوئی ہمیشہ منڈوائے ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث بھی سر کے

بال منڈوانے کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا اور کچھ حصے کو چھوڑا ہوا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا، فرمایا پورا سر مونڈو یا پورا چھوڑ دو۔''

یہ روایات سر کے بال منڈوانے کی دلیلیں ہیں۔ اس کے باوجود بہتر یہ ہے کہ آدمی سر پر بال رکھے۔ سلف صالحین کی اکثر عادت یہی تھی۔ جملہ فقہی مسالک کو بھی اس بات سے اتفاق ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب اللباس: صفحہ: 480

محدث فتویٰ